ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

# علم مشکل القرآن
## صحابہ کرام کے سوالات اور رسول اللہ ﷺ کے جوابات کی روشنی میں

سمیع اللہ سعدی (پی ایچ ڈی اسکالر، جامعہ کراچی)

ڈاکٹر عاطف اسلم راو (اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ کراچی)

## Abstract

*The study of the types of difficulties in the Qur'an(مشکل القرآن) is a crucial topic within the subjects of Quranic sciences. This is because it is through this study that the reasons for the challenges in Quranic verses and the knowledge of their origins are obtained. Various types of difficulties in the Qur'an are mentioned in the books of Quranic sciences. This article specifically aims to explore the types of difficulties in the Qur'an with the help of questions posed by the noble companions and their interpretations. The article begins with a linguistic and terminological definition of the science of difficulties in the Qur'an, as well as the differences among scholars regarding its scope and the determination of the predominant view within this series. Following this, the main subject of the article is discussed, and the categorization of interpretive questions posed by the transmitted companions in the books of hadith is presented. This categorization helps determine the nature and types of difficulties related to the companions' interpretive questions about the difficult aspects of the Qur'an. Consequently, the importance of the companions' interpretive questions becomes evident, and insights from the Prophetic methodology are also understood in resolving the difficulties of the Qur'an. Alongside this, familiarity with the various types of difficulties in the Qur'an during the era of Prophethood is established. Towards the end of the article, an analysis of selected questions and the answers of the Prophet Muhammad (peace be upon him) is conducted in the light of the principles of interpretation. Possible avenues for further work on this topic are also highlighted.*

**Key words:** Difficulties in the Qur'an, Companions' interpretive questions, Types of difficulties in the Qur'an, Knowledge of difficulties in the era of Prophethood.

### (سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ(Literature Review

مشکلات القرآن پر دو طرح کا کام ہوا ہے:

ا۔ پہلی قسم ان کتب کی ہیں، جن میں مشکلات القرآن کی مختلف انواع کو زیر بحث لایا گیا ہے اور قرآن پاک کے مشکل مقامات وآیات کی توجیہ وتاویل کی گئی ہے، ان میں حسب ذیل کتب اہمیت کی حامل ہیں:

I. تاویل مشکل القرآن ،ابو عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری ،دار الکتب العلمیہ ،بیروت ۱۴۳۵ھ
II. وضح البرہان فی مشکلات القرآن ،بیان الحق محمود بن الحسن النیسابوری ،دار القلم، دمشق ۱۴۱۰ھ
III. فوائد فی مشکل القرآن ،سلطان العلماء عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام ،دارلشروق، جدہ ۱۴۰۲ھ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

IV. تفسیر آیات اشکلت ،شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیه، مکتبہ الرشد، ریاض ۱۴۱۷ھ

V. مشکلات القرآن ،محمد انور شا الکاشمیری، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان ۱۴۱۴ھ

یہ کتب اپنی اہمیت کے باوجود ایک سقم کی حامل ہیں، کہ ان کتب میں مشکلات القرآن کی انواع اقسام کا استیعاب نہیں کیا گیا ہے، بلکہ مصنف نے اپنے ذہن کے مطابق قرآن پاک کے بعض مقامات کی تاویل و توجیہ کا کام سر انجام دیا ہے۔

دوسری قسم ان معاصر دراسات و تحقیقات کی ہیں، جن میں علم مشکلات القرآن کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے، ان میں یہ کتب قابل ذکر ہیں:

۱۔مشکل القرآن الکریم ،عبد اللہ بن حمد المنصور ،دار ابن جوزی، بیروت ۱۴۲۶ھ، یہ کتاب اصلا جامعہ امام محمد بن سعود سے جاری شدہ ماجستیر کا مقالہ ہے، اس کتاب میں خاص طور پر مشکلات القرآن کی انواع کو زیر بحث لایا گیا ہے، لیکن مصنف انواع کا پورا احاطہ نہ کر سکے اور پندرہ کے قریب انواع کا تعافی جائزہ لیا ہے، البتہ اس سقم کے باوجود کتاب علم مشکلات القرآن کے تعارف پر ایک اچھی کاوش ہے۔

۲۔المولفات فی مشکل القرآن و مناہجہا، عبد الرحمان بن سند الرحیلی، یہ کتاب بھی پی ایچ ڈی مقالہ ہے، جس پر مقالہ نگار کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی، یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مشکلات القرآن پر لکھی گئی کتب کے تعارفی جائزے پر مشتمل ہے، مصنف نے اس کتاب میں عہد تدوین سے لیکر عصر حاضر تک اہم مشکلات القرآن کی اہم کتب کا تعارف کرایا ہے، لیکن اس کتاب میں مشکلات القرآن کی دیگر پہلوؤں سے بحث نہیں کی گئی، جیسے کہ مشکلات القرآن کی انواع و اقسام، تاریخی ارتقاء وغیرہ

۳۔المشکل و اثرہ فی فہم منہج القرآن، ریاض مفضی ، یہ جامعہ ال البیت اردون سے ماجستیر کا مقالہ ہے، اس مقالہ میں مختلف تفاسیر میں مشکلات کے حل کے منہج پر بحث کی گئی ہے۔

ان دراسات و تحقیقات کی اہمیت کے باوجود دورِ نبوت میں مشکل القرآن کیا انواع کا خصوصی مطالعہ ضروری ہے، بالخصوص صحابہ کرام کے قرآنی و تفسیری سوالات کی روشنی میں مشکل القرآن کیا انواع کا تعین تفسیری ادب میں نئی جہات اور نئے زاویے دریافت کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے، اس مقالے میں اسی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔)

مشکل القرآن عربی زبان کی ترکیب ہے، مشکل باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اشکل کا معنی عربی لغت میں مشتبہ ہونا، خلط ہونا آتا ہے، جب ایک شی دوسری شی کے ساتھ کسی بھی وجہ سے کسی بندے کی نظر میں ایسی خلط ملط ہو جائے کہ دونوں میں فرق کرنے اور دونوں کو ممتاز اور الگ الگ سمجھنے میں اسے دقت ہو، تو ایسے موقع پر اشکل علیہ الامر کی ترکیب بولی جاتی ہے کہ اس بندے پر یہ دو چیزیں ملتبس ہو گئیں، گڈمڈ ہو گئیں۔

ابن فارس معجم مقاییس اللغۃ میں لکھتے ہیں:

"الشین و الکاف واللام معظم بابہ المماثلۃ تقول :ھذا شکل ھذا ،ای مثلہ ،ومن ذلک یقال : امر مشکل ،کما یقال امر مشتبہ۔ "[1]

یعنی شین، کاف اور لام کا مادہ زیادہ تر مماثلت کے معنی میں آتا ہے، جب آپ "ھذا شکل ھذا" کہتے ہیں، تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ اس کی مثل ہے، اسی سے امر مشکل کی ترکیب آتی ہے یعنی امر مشتبہ، ایسا معاملہ جو مشتبہ ہے۔

ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

"الشکل بالفتح الشبہ و المثل ،والجمع اشکال و شکول ----وھذا اشکل بھذا ای اشبہ "[2]

یعنی الشکل شین کے فتح کے ساتھ شبہ اور مثل کے معنی میں آتا ہے، اس کی جمع اشکال و شکول آتی ہے-- اور ھذا اشکل بھذا کا مطلب ہے کہ یہ چیز اس چیز کے ساتھ مشتبہ ہو گئی۔

مرتضی زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں:

"واشکل الامر:التبس و اختلط ویقال اشکلت علی الاخبار واحکلت بمعنی واحد۔ "[3]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

یعنی اشکل الامر کا مطلب ہے کہ یہ معاملہ ملتبس ہو گیا اور خلط ہو گیا، چنانچہ اشکلت علی الاخبار اور احلکت ایک معنی میں بولا جاتا ہے، یعنی دونوں کا معنی یہ ہے کہ باتیں مجھ سے خلط ملط ہو گئیں۔

**مشکلات القرآن کی اصطلاحی تعریف**

مشکلات القرآن یا مشکل القرآن اور اس سے متعلقہ مترادف الفاظ کتب تفسیر میں مختلف آیات کی تفسیر کے ذیل میں بکثرت ملتے ہیں، لیکن اس اصطلاح کی واضح تعریف تفاسیر میں نہیں ملتی، البتہ علوم القرآن اور مشکلات القرآن پر لکھی گئی بعض مستقل کتب میں اس اصطلاح کی تعریف ملتی ہے، ذیل میں ان تعریفات کو نقل کیا جاتا ہے، اس کے بعد مختار تعریف اور اس کی وجہ ترجیح ذکر کی جائے گی۔

**مشکلات القرآن کی اصطلاحی تعریف اور علمائے تفسیر کی آراء**

- امام زرکشی (المتوفی 794ھ) البرھان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

" النوع الخامس والثلاثون: معرفة موهم المختلف وهو ما يوهم التعارض بين آياته وكلام الله جل جلاله منزه عن الاختلاف[4] "

ترجمہ: پینتسویں نوع: موہم اختلاف مقامات کی پہچان، اس سے مراد وہ مقامات ہیں، جن سے اللہ کے کلام میں تعارض کا وہم ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی کا کلام اختلاف و تعارض سے پاک ہے۔

یہ تعریف جامع نہیں ہے، کیونکہ اس میں مشکل القرآن کی ایک نوع "تعارض بین الایات" کا ذکر کیا گیا ہے، امام زرکشی نے ایک اور مقام پر مشکل القرآن کی طرف اشارہ کیا ہے، محکم اور متشابہ کی بحث میں لکھتے ہیں:

"وكذلك سياق معاني القرآن العزيز قد تتقارب المعاني ويتقدم الخطاب بعضه على بعض ويتأخر بعضه عن بعض لحكمة الله في ترتيب الخطاب والوجود فتشتبك المعاني وتشكل إلا على أولي الألباب فيقال في هذا الفن متشابه بعضه ببعض۔"[5]

ترجمہ: اسی طرح قرآن پاک کے معانی کا سیاق و سباق، کبھی کبھار معانی میں تقارب ہوتا ہے، اور خطاب میں بعض اشیاء حکمت الٰہی کے پیش نظر مقدم و مؤخر ہو جاتی ہیں، تو معانی آپس میں الجھ جاتے ہیں اور ان کے فہم میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے، جو عقل والوں پر کھلتا ہے، اس فن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بعض آیات بعض کے متشابہ ہیں۔

اس عبارت میں امام زرکشی نے مشکل القرآن کی ایک نوع "متشابہ آیات" کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن اس تعریف میں بھی جامعیت نہیں ہے۔

- امام سیوطی (المتوفی 911ھ) الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

"النوع الثامن والأربعون: في مشكله وموهم الاختلاف والتناقض أفرده بالتصنيف قطرب، والمراد به ما يوهم التعارض بين الآيات، وكلامه تعالى منزه عن ذلك[6]"

ترجمہ: " اڑتالیسویں نوع، مشکل القرآن اور موہم اختلاف و تناقض کے بارے میں، قطرب نے اس بارے میں مستقل تصنیف کی ہے، مراد اس سے، ان آیات کا ذکر، جن سے تعارض کا وہم ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالی کا کلام اس سے منزہ ہے "

یہ تعریف بھی جامع نہیں ہے، اس میں مشکل القرآن کی ایک نوع مشکل التعارض کا ذکر کیا گیا ہے۔

- محمد بن احمد ابن عقلیہ مکی (المتوفی 1150ھ) الزيادة و الاحسان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

وأما المشكل: فهو ما أشكل معناه على السامع ولم يصل إلى إدراكه إلا بدليل آخر[7]

ترجمہ: بہر حال مشکل، تو اس سے مراد وہ مقامات، جن کا معنی سامع پر مشتبہ ہو گیا ہو، اور وہ بغیر دلیل کے اس کے فہم تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

یہ تعریف کافی جامع تعریف ہے، جس میں مشکل القرآن کی کسی خاص نوع کا ذکر کرنے کی بجائے ایک عمومی تعریف کی گئی ہے، جس میں اس کی تمام انواع داخل ہو رہی ہیں۔

- عبد العظیم الزرقانی (المتوفی 1367ھ) اپنی کتاب مناہل العرفان فی علوم القرآن میں محکم و متشابہ کی ذیل میں لکھتے ہیں:

"أما التشابه فهو ما كانت دلالته غير راجحة وهو المجمل والمؤول والمشكل لاشتراكها في أن دلالة كل منها غير راجحة[8]"

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ترجمہ: بہر حال تشابہ سے مراد وہ آیات ہیں، جن کی دلالت غیر مرجوح ہو، اور اس سے مراد مجمل، مول اور مشکل ہیں، کیونکہ یہ سب دلالت کے غیر مرجوح ہونے میں مشترک ہیں۔

یہ تعریف بھی قدرے جامع ہے، لیکن اس میں مصنف نے اصول فقہ کی اصطلاحات کو علم تفسیر کی اصطلاحات کے ساتھ خلط کیا ہے۔

علوم القرآن کے ان اساسی مصادر اربعہ کے علاوہ دیگر کتب جیسے امام ابن جوزی کی فنون الافنان، امام ابن تیمیہ کی مقدمہ فی اصول التفسیر وغیرہ میں مشکل القرآن کی تعریف نہیں ملتی، اب ہم ان کتب کا ایک جائزہ لیتے ہیں، جو خاص طور پر مشکلات القرآن پر لکھی گئی ہیں کہ ان کتب میں مشکل القرآن کی کیا تعریف کی گئی ہے؟ ان کتب میں سے جو قدیم کتب ہیں، ان میں شاذ ونادر ہی مشکلات القرآن کی تعریف کی گئی ہے، بلکہ ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن ہو، عزالدین بن عبدالسلام کی فوائد فی مشکل القرآن ہو، محمود نیسابوری کی باہر البرہان فی معانی مشکلات القرآن ہو، یا امام ابن تیمیہ کی تفسیر آیات اشکلت علی کثیر من العلماء، ان سب کتب میں مشکل القرآن کی تعریف کی بجائے براہ راست ان آیات سے ابتداء کی گئی ہے، جو مصنف کے نزدیک مشکلات القرآن کی ذیل میں آتی ہیں، البتہ مشکلات القرآن پر لکھی گئی بعض جدید کتب میں ہمیں تعریف ملتی ہے، ان کا ذکر کیا جارہا ہے:

- احمد بن عبدالعزیز بن مقرن القصیر الاحادیث المشکلۃ الواردۃ فی تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں:

"مشكل القرآن هو الايات القرآنيه يوهم ظاهرها من نص آخر، من آية قرآنيه، او حديث نبوى ثابت، او يوهم ظاهرها معارضة من اجماع، او قياس، او قاعدة شرعية كلية ثابتة، او اصل لغوى، او حقيقة علمية، او حس، او معقول"[9]

ترجمہ: "مشکل القرآن سے مراد وہ آیات قرآنیہ ہیں، جن کا ظاہری مفہوم کسی اور نص کے معارض ہو، خواہ وہ نص کوئی اور آیت ہو، صحیح حدیث ہو، یا اس کا ظاہری مفہوم، اجماع، قیاس، قاعدہ شرعیہ، اصل لغوی، سائنسی حقیقت، حس یا عقل کے منافی ہو۔"

یہ تعریف بھی جامع نہیں ہے، کیونکہ اس تعریف میں بھی مشکل القرآن کی ایک نوع تعارض کا ذکر کیا گیا ہے۔

- عبداللہ بن حمد المنصور مشکل القرآن الکریم میں لکھتے ہیں:

"هو الايات التى التبس معناهاو اشتبه فلم يعرف المراد منها عند كثير من المفسرين"[10]

ترجمہ: "مشکل القرآن سے مراد وہ آیات ہیں، جن کا معنی مشتبہ ہو اور بہت سے مفسرین کے ہاں اس کا صحیح مفہوم معلوم نہ ہوسکا ہو۔"

- عبدالرحمان بن سند بن راشد الرحیلی المولفات فی مشکل القرآن الکریم ومنہاجہا میں لکھتے ہیں:

"كل ما التبس من القرآن و احتاج لمعرفتة بذل الجهد"[11]

ترجمہ: "قرآن پاک کا ہر وہ مقام، جس کا مفہوم مشتبہ ہو اور اس کی معرفت کے لئے انتہائی کوشش کی ضرورت ہو۔"

**مشکلات القرآن کی مختار تعریف**

درج بالا تعریفات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل القرآن کی دو قسم کی تعریفات سامنے آتی ہیں:

پہلی قسم ایسی تعریفات ہیں، جن میں مشکل القرآن کو آیات متعارضہ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، جیسا کہ امام زرکشی وسیوطی وغیرہ کی تعریفات ہیں، اسی تعریف میں احمد بن عبدالعزیز نے الاحادیث المشکلۃ الواردہ فی تفسیر القرآن میں عموم کرتے ہوئے قرآنی آیات کی دوسری آیات، احادیث، اصول شرعیہ، حس، سائنسی حقائق یا عقلی حقائق کے ساتھ تعارض کو بھی مشکل القرآن میں شامل کیا ہے۔

دوسری قسم وہ تعریفات ہیں، جن میں کسی بھی وجہ سے آیات قرآنیہ کے فہم میں خلل کو مشکل القرآن کہا گیا ہے، یوں مشکل القرآن کو محض آیاتِ متعارضہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، جیسا کہ ابن عقلیہ مکی کی تعریف اور خاص طور پر عبداللہ بن حمد المنصور کی تعریف قابل ذکر ہیں۔

ہماری دانست میں دوسری قسم کی تعریف راجح ہے، اس کے راجح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشکلات القرآن پر جتنی کتب لکھی گئیں، ان میں آیاتِ متعارضہ کے ساتھ ساتھ دیگر وجوہ کی حامل مشکل آیات سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔

**علم مشکل القرآن صحابہ کرام کے سوالات کی روشنی میں**

مشکلات القرآن کا ارتقائی جائزہ سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ صدرِ اول میں مشکلات القرآن کے موجود انواع وصور کا تجزیہ کیا جائے، بالخصوص صحابہ کرام نے مختلف آیات کے مفہوم کے ضمن میں جو سوالات واشکالات نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کئے ہیں، ان سوالات کی مدد سے مشکلات القرآن کی مختلف انواع کا واضح تصور سامنے آتا ہے، نیز ان سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قرآن پاک کے بعض مقامات مختلف اعتبارات سے فی الواقع ایسے مشاکل کے حامل ہیں ،جن کی صحیح تاویل اور مراد الٰہی تک پہنچنے کے لئے محض لغوی مفہوم کافی نہیں ہے، بلکہ اس میں مزید کد وکاوش کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ نبی پاک ﷺ نے ان سوالات کے جو جوابات دیئے ہیں، ان جوابات کی مدد سے قرآنی مشکلات کے حل کا منہج صحیح سامنے آتا ہے، یوں ان احادیث میں علم مشکلات القرآن کے اساسی اصول وقواعد اور اہم انواع کا پورا نقشہ موجود ہے، ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے پھر ان سوالات وجوابات کا ایک مختصر تجزیہ کیا جائے گا:

### 1۔ مشکل اللغۃ

صحابہ کرام کے بعض سوالات قرآنی تعبیرات کی لغوی ومرادی تحقیق سے متعلق ہیں، جنھیں ہم مشکل اللغۃ کی درجہ بندی میں رکھ سکتے ہیں چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عدی بن حاتم سے مروی ہے:

"لما نزلت هذه الآية وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود عمدت إلى عقالين ، أحدهما أسود ، والآخر أبيض ، فجعلت أنظر إليهما ، فلا يتبين لي الأبيض من الأسود . فلما أصبحت غدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأخبرته بالذي صنعت ، فقال: إن وسادك لعريض إنما ذلك بياض النهار وسواد الليل۔"[12]

ترجمہ: "جب یہ آیت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود نازل ہوئی، تو میں نے دو دھاگے لئے، ایک کالا دھاگہ دوسرا سفید دھاگہ، میں ان دونوں کو دیکھتا رہتا، تو مجھے دونوں میں امتیاز نظر نہ آتا ہے، جب صبح ہوئی، میں رسول اللہ ﷺ کے کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کئے کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا تکیہ تو کافی چوڑا معلوم ہوتا ہے، آیت میں دو دھاگوں سے مراد دن کی سفیدی (فجر صادق) اور رات کی سیاہی مراد ہے۔"

### 2۔ مشکل التعارض مع الحدیث

بعض سوالات ایسے ہیں، جو مشکل القرآن کی سب سے معروف ومشہور نوع تعارض کی ذیل میں آتے ہیں، جن میں نبی پاک ﷺ کے کسی ارشاد کو سن کر صحابہ کرام کو یہ لگا کہ یہ فرمان قرآن کی فلاں آیت سے متعارض ہے، چنانچہ بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے:

"عن عائشة ، قالت : ان النبى الله صلى الله عليه وسلم : " من حوسب يوم القيامة ، عذب " فقلت : أليس قد قال الله عزوجل : { فسوف يحاسب حسابا يسيرا } ؟ فقال : ليس ذاك الحساب ، إنما ذاك العرض ، لكن من نوقش الحساب يوم القيامة یہلک۔"[13]

ترجمہ: "حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس کا حساب لیا جائے اسے ضرور عذاب ہوگا، تو میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو (جنتی ایمان والوں کے حق) یہ فرمایا کہ ہم ان سے آسان حساب لیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ محض پیشی ہوگی، البتہ جس سے روزِ قیامت باقاعدہ حساب لیا جائے ،تو وہ ہلاک ہوگا۔"

### 3۔ مشکل التعارض مع الحس

بعض سوالات ایسے ہیں، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے، کہ کسی آیت کا مفہوم ومراد صحابہ کرام کو حس وعادتِ عام کے خلاف ہے، اس لئے صحابہ کرام کو سوال پیدا ہوا ،چنانچہ بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"أن رجلا قال: يانبي الله، كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيامة؟ قال: (أليس الذي أمشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على أن يمشيه على وجهه يوم القيامة). قال قتادة: بلى وعزة ربنا"[14]

ترجمہ: "ایک آدمی نے پوچھا کہ اے اللہ کے پیغمبر! کافر کیسے اپنے چہرہ کے بل اٹھایا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ ذات جو اسے پاؤں پر چلانے پر قادر ہے وہ چہرہ کے بل چلانے پر قدر نہیں ہوگا؟ تو قتادۃ نے کہا، کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت کی قسم۔"

### 4۔ مشکل الابہام

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

بعض سوالات ایسے ہیں، جن میں کسی مبہم مقام یا شخصیت کی تعیین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے:

"عن أبي سعيد الخدري أنه قال: «تمارى رجلان في المسجد الذي أسس على التقوى من أول يوم»، فقال رجل: هو مسجد قباء، وقال الآخر: هو مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: هو مسجدي هذا۔"[15]

ترجمہ: "حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا اس مسجد کی تعیین کے بارے میں مباحثہ ہوا، جس کا ذکر ﴿لمسجد اسس على التقوى﴾ میں ہوا ہے، ایک نے کہ کہ یہ مسجد قباء ہے، جبکہ دوسرے نے کہا کہ یہ مسجد نبوی ہے، جب نبی پاک ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہیں۔"

## 5۔ مشکل التعارض مع عمومات الشریعہ

بعض سوالات صحابہ کرام نے ایسے کئے ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کسی آیت کا ظاہری مفہوم عموماتِ شریعت سے متعارض لگا، چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن عمر بن الخطاب قال: «لما نزلت هذه الآية: ﴿فمنهم شقي وسعيد﴾ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقلت: يا نبي الله، فعلى ما نعمل؟ على شيء قد فرغ منه أو على شيء لم يفرغ منه؟ قال: بل على شيء قد فرغ منه وجرت به الأقلام يا عمر، ولكن كل ميسر لما خلق له۔"[16]

ترجمہ: "حضرت عمر سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ﴿فمنهم شقي وسعيد﴾ نازل ہوئی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ پھر ہم کس وجہ سے عمل کر رہے ہیں، کیا ایسی چیز کے لئے جس سے فراغت ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بلکہ ایسی چیز کے لئے جس سے فراغت ہو چکی ہے، اور قلم خشک ہو چکے ہیں اے عمر، لیکن ہر عمل کرنے والے کو اسی منزل کے آسانی فراہم ہو گی، جس کے لئے اس کی پیدائش ہوئی ہے۔"

اس سوال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شقی وسعید کا طے شدہ فیصلہ شریعت کے اعمال والے فرامین سے متعارض لگا، کہ شریعت میں اعمال کی ترغیب پر زور ہے ، جبکہ دوسری طرف اللہ تعالی نے شقی وسعید کا فیصلہ پہلے سے کر رکھا ہے، تو پھر اعمال کی ترغیب اور کرنے کا کیونکر فائدہ ہو گا؟

## 6۔ مشکل المغیبات

بعض سوالات یسے ہیں، جن میں کسی آیت میں روزِ قیامت کے کسی مرحلے کا بیان صحابہ کرام کو حس وعادت کے خلاف لگا، تو ان کو سوال پیدا ہوا، چنانچہ ترمذی شریف میں حضرت عائشہ سے روایت ہے:

"تلت عائشة هذه الآية: ﴿يوم تبدل الأرض غير الأرض﴾ قالت: يا رسول الله، فأين يكون الناس؟ قال: على الصراط۔"[17]

ترجمہ: "حضرت عائشہ نے یہ آیت ﴿یوم تبدل الارض غیر الارض﴾ تلاوت کی، پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ اس وقت کہاں ہونگے جب زمین کی تبدیلی کا مرحلہ ہو گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ پل صراط پر ہوں گے۔"

## 7۔ مشکل المراد

بعض سوالات ایسی تعبیرات سے متعلق ہیں، جن کا لغوی مفہوم تو واضح ہے، لیکن اس کا مصداق اور اس تعبیر سے مراد الہی میں صحابہ کرام کو اشتباہ پیدا ہوا، چنانچہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

"عن رجل من أهل مصر قال: «سألت» أبا الدرداء عن قول الله تعالى: {لهم البشرى في الحياة الدنيا} فقال: ما سألني عنها أحد غيرك إلا رجل واحد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم، سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ما سألني عنها أحد غيرك منذ أنزلت، هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له۔"[18]

ترجمہ: "ایک مصری آدمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے قول {لهم البشرى في الحياة الدنيا} کے بارے میں ہو چھا کہ بشری سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ تیرے علاوہ صرف ایک آدمی نے یہ سوال مجھ سے کیا ہے، جب سے میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

استفسار کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، کسی نے تیرے علاوہ مجھ سے یہ نہیں پوچھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد اچھے خواب ہیں، جن کو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھتا ہے۔"

**8۔ مشکل الخصوصیۃ**

بعض سوالات ایسی آیات سے متعلق ہیں، جو کسی خاص شخص کے بارے میں نازل ہوئیں، تو صحابہ کرام کو سوال پیدا ہوا کہ کیا آیت میں بیان کردہ انعام، سہولت اور حکم صرف اسی شخص کے ساتھ خاص ہے، جس کے بارے میں نازل ہوئی ہے یا آیت کا بیان کردہ حکم خصوص مورد کے باوجود عام ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن عبد الله قال: «جاء رجل» إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: إني عالجت امرأة في أقصى المدينة، وإني أصبت منها ما دون أن أمسها، وأنا هذا فاقض في ما شئت، فقال له عمر: لقد سترك الله، لو سترت على نفسك. فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا، فانطلق الرجل، فأتبعه رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه، فتلا عليه: {وأقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين} إلى آخر الآية، فقال رجل من القوم: هذا له خاصة؟ قال: لا، بل للناس كافة۔"[19]

ترجمہ: "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: شہر کے بیرونی علاقے میں ایک عورت سے میں ملا اور سوائے جماع کے اس کے ساتھ میں نے سب کچھ کیا، اور اب بذات خود میں یہاں موجود ہوں، تو آپ اب میرے بارے میں جو فیصلہ چاہیں صادر فرمائیں (میں وہ سزا جھیلنے کے لیے تیار ہوں) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ نے تیری پردہ پوشی کی ہے کاش تو نے بھی اپنے نفس کی پردہ پوشی کی ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اور وہ آدمی چلا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی بھیج کر اسے بلایا اور اسے آیت ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ﴾ کر پڑھ کر سنائی۔ ایک صحابی نے کہا: کیا یہ (بشارت) اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: 'نہیں، بلکہ سب کے لیے ہے۔"

**9۔ مشکل التاویل**

بعض سوالات کسی آیت کی مجموعی تاویل سے متعلق ہیں، کہ آیت کی ظاہری تفسیر ہو بہو ماننے میں وصحابہ کرام کو مشکل کا احساس ہوا، خاص طور پر ایسی آیت جن میں سزا و جزا کا ذکر ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے:

"عن أبي هريرة قال: «لما نزل: {من يعمل سوءا يجز به} شق ذلك على المسلمين، فشكوا ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: قاربوا وسددوا، وفي كل ما يصيب المؤمن كفارة، حتى الشوكة يشاكها أو النكبة ينكبها۔"[20]

ترجمہ: "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ نازل ہوئی تو یہ بات مسلمانوں پر بڑی گراں گزری، اس کی شکایت انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، تو آپ نے فرمایا: ''حق کے قریب ہو جاؤ، اور سیدھے رہو، مومن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے اس میں اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ آدمی کو کوئی کانٹا چبھ جائے یا اسے کوئی مصیبت پہنچ جائے۔"

**10۔ مشکل القید والاطلاق**

بعض سوالات آیت مبارکہ میں موجود کسی قید سے متعلق ہیں کہ آیت مقید صورت میں لاگو ہے یا مطلق صورت میں، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن يعلى بن أمية قال: «قلت»: لعمر بن الخطاب إنما قال الله: {أن تقصروا من الصلاة إن خفتم أن يفتنكم} وقد أمن الناس، فقال عمر: عجبت مما عجبت منه، فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: صدقة تصدق الله بها عليكم، فاقبلوا صدقته۔"[21]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ترجمہ: "یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ﴾ اور اب تو لوگ امن وامان میں ہیں (پھر قصر کیوں کر جائز ہوگی؟) عمر نے کہا: جو بات تمہیں کھٹکی وہ مجھے بھی کھٹک چکی ہے، چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا: "یہ اللہ کی جانب سے تمہارے لیے ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے، پس تم اس کے صدقے کو قبول کرلو۔"

### 11۔ مشکل التعارض مع قواعد الشرع

بعض سوالات ایسی آیات سے متعلق ہیں، جن کا ظاہری مفہوم شریعت کے کسی اور بڑے اصول قاعدے سے ٹکراتا ہو، چنانچہ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن أبي أمية الشعباني قال: «أتيت أبا ثعلبة الخشني ، فقلت له: كيف تصنع بهذه الآية؟ قال: أية آية؟ قلت: قوله تعالى: {يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم} قال: أما والله لقد سألت عنها خبيرا، سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال: بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر، حتى إذا رأيت شحا مطاعا، وهوى متبعا، ودنيا مؤثرة، وإعجاب كل ذي رأي برأيه، فعليك بخاصة نفسك ودع العوام، فإن من ورائكم أياما الصبر فيهن مثل القبض على الجمر، للعامل فيهن مثل أجر خمسين رجلا يعملون مثل عملكم۔"[22]

ترجمہ: "ابو امیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھا: اس آیت کے سلسلے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: کون سی آیت؟ میں نے کہا: آیت یہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ انہوں نے کہا: آگاہ رہو! قسم اللہ کی تم نے اس کے متعلق ایک واقف کار سے پوچھا ہے، میں نے خود اس آیت کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، آپ نے فرمایا: "بلکہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لوگ بخالت کے راستے پر چل پڑے ہیں، خواہشات نفس کے پیرو ہوگئے ہیں، دنیا کو آخرت پر حاصل دی جارہی ہے اور ہر عقل ورائے والا بس اپنی ہی عقل ورائے پر مست اور مگن ہے تو تم خود اپنی فکر میں لگ جاؤ، اپنے آپ کو سنبھالو، بچاؤ اور عوام کو چھوڑ دو، کیوں کہ تمہارے پیچھے ایسے دن آنے والے ہیں کہ اس وقت صبر کرنا (کسی بات پر جمے رہنا) ایسا مشکل کام ہوگا جتنا کہ انگارے کو مٹھی میں پکڑے رہنا، اس زمانہ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس کام کرنے والوں کے اجر کے برابر اجر ملے گا۔"

### 12۔ مشکل الشخصیۃ التاریخیۃ

بعض سوالات کسی آیت میں مذکور کسی تاریخی شخص کی تعیین سے متعلق ہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن ابن عباس، يقول: إن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سبأ، ما هو: أرجل أم امرأة أم أرض؟ فقال: " بل هو رجل ولد عشرة، فسكن اليمن منهم ستة، وبالشام منهم أربعة، فأما اليمانيون: فمذحج وكندة والأزد والأشعريون وأنمار وحمير، عربا كلها، وأما الشامية: فلخم وجذام وعاملة وغسان۔"[23]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا سبا آدمی یا عورت کا نام ہے یا کسی مقام کا نام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک آدمی تھا، جس کے دس بیٹے تھے، ان میں سے چھ یمن میں سکونت اختیار کر گئے، شام میں چار رہے، لھذا یمن کے مذحج، کندہ، ازد، اشعری، انمار، حمیر سارے کے سارے عرب ہیں، جبکہ شام میں لخم، جذام، عاملہ اور غسان ہیں۔"

### نتائج و تجزیہ

فہم قرآن کے ان سوالات کا تجزیہ کرنے سے بڑی دلچسپ باتیں سامنے آتی ہیں، ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ سب سے پہلی بات یہ سامنے آتی ہے کہ فہم قرآن سے متعلق یہ سوالات کسی خاص موضوع یا دائرے سے متعلق نہیں ہیں، بلکہ ان میں مشکل القرآن کی اہم جہات سے متعلق سوالات شامل ہیں، خواہ وہ لغوی مشکل ہو، مرادی مشکل ہو، تعارض کی مختلف انواع کے مشاکل ہوں، حس وعادۃ سے متعلق ہوں، یا مغیبات کی تعبیر سے پیدا ہونے والی مشاکل ہوں، اس سے جہاں یہ بات سامنے آتی ہے کہ مشکل القرآن ایک وسیع اور متنوع جہات کا حامل فن ہے، وہاں یہ بات بھی ثابت ہوتی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ہے کہ قرآنی مشاکل کا حل محض زبان دانی نہیں ہے، کہ عربی زبان پر عبور ہی اس کا تریاق ہو بلکہ قرآنی آیات کی صحیح تعبیر، تشریح اور تاویل تک پہنچنے کے لئے مختلف وسائل درکار ہیں۔

2۔ان سوالات سے دوسری یہ اہم بات آشکارا ہوتی ہے کہ یہ سوالات کسی ایک صحابی کے نہیں، بلکہ مختلف صحابہ کرام کو پیش آئے، جن میں حضرت عمر جیسا خلیفہ راشد، حضرت عائشہ جیسی فہم و فراست کی حامل، حضرت ابن عباس جیسے حبر الامۃ بھی شامل ہیں، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فہمِ قرآن کے مشاکل محض قاری کے قصورِ فہم کا نتیجہ نہیں، بلکہ خود کلام کی تعبیر اور الفاظ سے بھی پیدا ہوتے ہیں، جس سے بجا طور پر اس عالی کلام کے کلام الٰہی ہونے کا ایک پہلو ہویدا ہوتا ہے کہ اس کلام کی دقتِ تعبیر انسانی فہم سے بہر طور ارفع ہے۔

3۔تیسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سوالات کی کسی بھی طرح حوصلہ شکنی نہیں کی، نہ ہی اسے ایمان باللہ و ایمان بالقرآن کے منافی قرار دیا ،بلکہ آپ ﷺ نے سوال کی یوں حوصلہ افزائی کی کہ بروقت اس کا جواب دیا، اس سے یہ رہنمائی لی جاسکتی ہے کہ قرآن سے متعلق سوالات کو ہمیشہ الحاد یا ایمان کی کمزوری کے سیاق میں دیکھنے کی بجائے اسے حقیقی مشاکل کا درجہ دے کر اس کے حل، صحیح تاویل اور درست جواب دینے پر زور دیا جانا چاہئے۔

4۔رسول اللہ ﷺ کے جوابات مستقل تحقیق و جستجو کا موضوع ہے کہ ان جوابات سے اصولِ تفسیر کے بہترین اصول و قواعد سامنے آتے ہیں، مثلاً تعارض والے سوالات میں عموماً آپ ﷺ نے قرآنی آیات کے ظاہری مفہوم کی بجائے اس میں تاویل کی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوال کے جواب میں قرآنی آیات ﴿فسوف یحاسب حسابا یسیرا﴾ کی تاویل کی کہ یہاں حساب سے مراد محض پیشی ہے، حساب کتاب مراد نہیں ہے، بعض آیات میں کسی قید کی وجہ سے جو اشکال پیدا ہوا، تو اس قید کو حکم سے نکال دیا جیسا کہ حالتِ سفر کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوال کے جواب میں ﴿ان خفتم﴾ کی قید کو حکم کے مدار سے نکال دیا۔ بعض سولات جو ، عقل و حس وعادۃ کی بنا پر پیدا ہوئے تھے جیسا کہ روایتِ انس میں مذکور ہے کہ کافر کو چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا، تو اس کے جواب میں اس کی عقلی تفہیم و توجیہ کی بجائے محض اجمالی سا جواب دیا کہ اللہ تعالی اس پر قادر ہیں کہ انسانوں کو چہروں کے بل چلایا جائے، یوں جواباتِ نبوی دراصل تفسیر کے مختلف مناہج اور اصول کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

5۔ان سوالات سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مشکل القرآن محض ظاہری تعارض والی آیات کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ مشکل القرآن ایک وسیع و عریض فن ہے، جس کی جہات میں حالات ،ماحول، قاری کی ذہنی سطح، علمی فضا ان سب کا گہرا دخل ہے، یوں ہر زمانے و خطے کے لحاظ سے یہ جہات کم و بیش ہو سکتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔

الغرض فہمِ قرآن سے متعلق صحابہ کرام کے سوالات اور ان کے جواباتِ نبوی علمِ تفسیر و اصولِ تفسیر کے نئے زاویے اور نئے گوشے وا کرتے ہیں، ان سوالات کو مستقل تحقیق کا موضوع بنانا چاہئے اور ان سوالات و جوابات کا فرداً فرداً تفصیلی تجزیہ کیا جانا چاہئے۔

---

[1] القزوینی الرازي، أحمد بن فارس بن زکریاء، معجم مقاییس اللغۃ، تحقیق: عبد السلام محمد ھارون ( بیروت، دار الفکر، 1399) 3: 204

Al-Qazwini Al-Razi, Ahmad bin Faris bin Zakariya, Mu'jam Maqayis Al-Lugha, Verification: Abdul Salam Mohammed Haroun (Beirut, Dar Al-Fikr, 1399)3: 204

[2] الرویفعي الإفریقي، جمال الدین ابن منظور الأنصاري، محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل،، الحواشي، للیازجي وجماعۃ من اللغويین، لسان العرب (بیروت، دار صادر، الطبعۃ الثالثۃ ) 11: 357

Vol.7 No.3 2023

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Al-Ruwaifi Al-Afriqi, Jamal Al-Din Ibn Manzur Al-Ansari, Mohammed bin Makram bin Ali, Abu Al-Fadl, Al-Hawashi, for Lyazi and a group of linguists, Lisan Al-Arab (Beirut, Dar Sadr, Third Edition 1414) 11: 357

[3] الزَّبيدي، محمّد مرتضى الحسيني، تاج العروس من جواهر القاموس، تحقيق: جماعة من المختصين (الكويت، المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب بدولة الكويت، ھ) 29 : 271

Al-Zabidi, Mohammed Murtada Al-Husseini, Taj Al-Arous min Jawahir Al-Qamous, Verification: A group of specialists (Kuwait, National Council for Culture, Arts and Literature in the State of Kuwait, 1422 AH) 29: 271

[4] لزركشي، أبو عبدالله بدر الدين محمد بن عبدالله بن بهادر، البرهان في علوم القرآن، المحقق: محمد أبو الفضل إبراهيم (دمشق، دار إحياء الكتب العربية عيسى البابي الحلبي وشركائه، الطبعة: الأولى، 1376ھ) 2 :45

Al-Zarkashi, Abu Abdullah Badr Al-Din Mohammed bin Abdullah bin Bahadir, Al-Burhan fi Ulum Al-Quran, Verified by: Mohammed Abu Al-Fadl Ibrahim (Damascus, Dar Ihya' Al-Kutub Al-Arabiya Issa Al-Babi Al-Halabi and partners, First Edition, 1376 AH) 2: 45

[5] ایضا:2: 70

[6] السيوطي، عبدالرحمن بن أبي بكر، جلال الدين، الإتقان في علوم القرآن، محقق، محمد أبو الفضل إبراهيم (مصر، الهيئة المصرية العامة للكتب، ھ) 3 :88

Al-Suyuti, Abdul Rahman bin Abi Bakr, Jalal Al-Din, Al-Itqan fi Ulum Al-Quran, Verified by: Mohammed Abu Al-Fadl Ibrahim (Egypt, The General Egyptian Book Authority, 1394 AH) 3:88

[7] ابن عقيلة، حمد بن أحمد بن سعيد الحنفي المكيّ، شمس الدين، الزيادة والإحسان في علوم القرآن، محققين صفاء حقي، وفهد علي العندس، وإبراهيم محمد المحمود، ومصلح عبدالكريم السامدي، خالد عبدالكريم اللاحم (الامارات، مركز البحوث والدراسات جامعة الشارقة الطبعة: الأولى، ھ) 5 : 134

bn Aqeela, Hamd bin Ahmed bin Said Al-Hanafi Al-Makki, Shams Al-Din, Al-Ziyada wa Al-Ihsan fi Ulum Al-Quran, Verified by: Safaa Haqi, Fahd Ali Al-Andas, Ibrahim Mohammed Al-Mahmoud, Musleh Abdul Karim Al-Samdi, Khalid Abdul Karim Al-Lahem (UAE, Research and Studies Center, University of Sharjah, First Edition, 1427 AH) 5: 134

[8] لزُرقاني، محمد عبدالعظيم، مناهل العرفان في علوم القرآن، (دمشق، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، الطبعة الثالثة) 2 : 275

Al-Zurqani, Mohammed Abdul Azim, Manahil Al-Irfaan fi Ulum Al-Quran, (Damascus, Issa Al-Babi Al-Halabi and partners printing house, Third Edition) 2: 275

[9] احمد بن عبدالعزيز، الاحاديث المشكلة الواردة فی تفسیر القرآن (بیروت، دار ابن جوزی، الطبعة الاولی 1430ھ) 26

Ahmed bin Abdul Aziz, Al-Ahadith Al-Mushkilah Al-Waridah fi Tafsir Al-Quran (Beirut, Dar Ibn Jozi, First Edition 1430 AH) 26

[10] المنصور، عبدالله بن حمد مشکل القرآن الکریم (بیروت، دار ابن جوزی، الطبعة الاولی، 1326ھ، ) 68

Al-Mansur, Abdullah bin Hamad Mushkil al-Qur'an al-Karim (Beirut, Dar Ibn Juzi, al-Tab'ah al-Ula, 1326 .AH), 68

[11] لرحيلی، عبدالرحمان بن، المولفات فی مشکل القرآن الکریم ومناہجها (المدینہ المنورة، کلیة القرآن والدراسات الاسلامیہ، الجامعة الاسلامیة العام الجامعی، 1433ھ) 53

Liruhayli, Abdul Rahman bin, al-Mawalifat fi Mushkil al-Qur'an al-Karim wa Manahijaha (Al-Madinah Al-Munawwarah, Kulliyat al-Qur'an wa al-Dirasat al-Islamiyyah, Al-Jami'ah al-Islamiyyah al-Am al-Jami'i, 1433 AH), 53

[12] البخاري الجعفي، أبو عبداللہ محمد بن إسماعیل، صحیح بخاری، المحقق: د. مصطفی دیب البغا (دمشق، دار ابن کثیر، الطبعة: الخامسة، ھ) باب قول اللہ عز وجل وکلو و اشربو ا ، رقم الحدیث: 1817

Al-Bukhari al-Ja'fi, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Edited by: Dr. Mustafa Diab al-Bagha (Damascus, Dar Ibn Kathir, Edition: Fifth, 1414 AH), Bab Qawl Allah Azza wa Jall wa kuloo wa ishriboo, Hadith number: 1817.

[13] ایضا: باب: من سمع شیئا فراجعه حتی یعرفه، رقم الحدیث: 103

Also, Bab: Man sami'a shay'an faraja'ahu hatta ya'rifahu, Hadith number: 103:

[14] ایضا: باب: قوله: ﴿الذین یحشرون علی وجوههم إلی جهنم أولئک شر مکانا وأضل سبیلا﴾، رقم الحدیث: 4482

Also, Bab: Qauluhu: "Allatheena yuhsharoona 'ala wujuhihim ila jahannama ulaika shar makanaan wa adallu sabeela", Hadith number: 4482.

[15] الترمذي، ابو عیسی محمد بن عیسی، حققه وخرج أحادیثه وعلق علیه: بشار عواد معروف (بیروت، دار الغرب الإسلامي، الطبعة: الأولی 1999)، باب و من سورة التوبه ، رقم الحدیث: 3099

At-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa, Verified and compiled by: Bashshar Awwad Maroof (Beirut, Dar al-Gharb al-Islami, Edition: First, 1999), Babu min Surat at-Tawbah, Hadith number: 3099.

[16] ایضا: باب و من سورة هود، رقم الحدیث: 3111

Also, Babu min Surat Hud, Hadith number: 3111.

[17] ایضا: باب و من سورة ابراهیم ، رقم الحدیث: 3121

Also, Babu min Surat Ibrahim, Hadith number: 3121.

[18] ایضا: باب قوله: {لهم البشری في الحیاة الدنیا}، رقم الحدیث: 2273

Also, Babu Qauluhu: "{Lahum al-bushra fi al-hayati al-dunya}", Hadith number: 2273.

[19] ایضا: باب و من سورة هود، رقم الحدیث: 3112

Also, Babu min Surat Hud, Hadith number: 3112.

[20] ایضا: و من سورة النساء ، رقم الحدیث: 3038

Also, Babu min Surat an-Nisa, Hadith number: 3038.

[21] ایضا: باب و من سورة النساء، رقم الحدیث: 3034

Also, Babu min Surat an-Nisa, Hadith number: 3034.

[22] ایضا: باب و من سورة المائدة، رقم الحدیث: 3058

Also, Babu min Surat al-Ma'idah, Hadith number: 3058.

[23] حنبل، الإمام أحمد، مسند الإمام أحمد بن حنبل، المحقق: شعیب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د عبداللہ بن عبد المحسن الترکي (بیروت، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولی، ھ - م) مسند عبد اللہ بن عباس ، رقم الحدیث: 2098

Hanbal, Imam Ahmad, Musnad al-Imam Ahmad bin Hanbal, Edited by: Shuayb al-Arnaut, Adil Murshid, and others, Supervised by: Dr. Abdullah bin Abdulmuhsin al-Turki (Beirut, Ma'had al-Risalah, Edition: First, 1421 AH - 2001 CE), Musnad Abdullah bin Abbas, Hadith number: 2098.